وہابی عقائدِ باطلہ کا مختصر خاکہ

وہابی مذہب کی حقیقت

مُرتّبہ
صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی

الہدیٰ فاؤنڈیشن لاہور

Click For More Books

وہابی مذہب کا مختصر خاکہ

وہابی مذہب کا بانی

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ملت اسلامیہ میں فتنہ و انتشار پھیلانے کیلئے ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔ اس کی بنیاد ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ پر رکھی۔ اس کے اس نئے مذہب سے خود اس کے گھر والے بھی بیزار تھے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب اس کے مخالف تھے اور انہوں نے اپنے بھائی کے عقائد باطلہ کے خلاف رسائل بھی لکھے۔ سلیمان بن عبدالوہاب کا رسالہ" **الصواعق الالهيه فی الرد علی الوهابيه**" کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ اور جو آج بھی ملتا ہے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد

سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب "الصواعق الالہیہ فی الرد الوہابیہ" میں اپنے بھائی محمد بن عبدالوہاب کے جو عقائد باطلہ تحریر کئے ہیں ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ وہ آذان کے بعد درود شریف پڑھنے سے منع کرتا تھا۔ حتیٰ کہ آذان کے بعد با آواز بلند درود شریف پڑھنے سے ایک متقی اور خوش الحان مؤذن کو اس نے قتل بھی کروا دیا۔

☆ جب کوئی بھی مسلمان اس کا مذہب قبول کرتا تو وہ اس سے پہلے کلمہ پڑھاتا اور کہتا کہ گواہی دے کہ آج تک تو کافر تھا اور تیرے ماں باپ بھی کافر تھے۔

☆ ویسے تو محمد بن عبدالوہاب اپنے مختصر فرقہ کے سواء باقی سب مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی کہتا۔ مگر اس نے اولیاء کرام کو بھی نہ بخشا چنانچہ سلیمان بن عبدالوہاب نے لکھا ہے **قد كفر الشيخ ابن العربی و ابن الغارض و امثالهما۔**

☆ بیشک محمد بن عبدالوہاب نے حضرت ابن عربی اور ابن فارضؒ اور ان جیسے دوسرے بزرگوں کو بھی کافر بنایا۔

☆ محمد بن عبدالوہاب حضور پرنور سید عالم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور دعا کے بعد درود شریف پڑھنے کو بھی ناجائز کہتا تھا۔

☆ محمد بن عبدالوہاب نجدی رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان کی تنقیص کرتا اور کہتا کہ آپ تو محض ایلچی تھے۔ چنانچہ اس کے حواریوں نے " دلائل الخیرات" درود شریف کی مشہور کتاب کو جلا دیا۔

☆ مشرکین کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتا اور انہیں مشرک و کافر بناتا۔

☆ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے توسل (وسیلہ) کرنے والوں کو صاف طور پر کافر کہتا۔

عبدالوہاب نجدی کے متعلق علامہ سید احمد زینی دحلان مکیؒ کا فرمان

علامہ سید احمد زینیؒ وہ فاضل اجل تھے جن کی بزرگی اور علم وفضل کے خود علمائے دیوبند بھی قائل ہیں اپنی کتاب " مستطاب درسنیہ فی الرد علی الوہابیہ" میں فرماتے ہیں " کہ گروہ وہابیہ اپنے پیروں کے سوا کسی کو مواحد نہیں مانتے' محمد بن عبدالوہاب نجدی نے یہ نیا مذہب نکالا اس کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے ہر لحاظ سے اس کی مخالفت کی۔"

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

تمام حنفیوں کے مایہ ناز امام علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ احناف کے نزدیک جن کے فرمان کو حرف آخر سمجھا جاتا ہے اپنی کتاب " ردالمختار" میں فرماتے ہیں۔

" جیسا کہ ہمارے زمانہ میں واقع ہوا عبدالوہاب کے متبعین میں جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین طیبین میں تغلب کیا اور وہ حنبلی مذہب بنتے تھے۔ لیکن درحقیقت ان کا اعتقاد یہ تھا کہ فقط وہی مسلمان ہیں۔ اور جو کوئی بھی ان کے عقائد کا مخالف ہے۔ وہ مشرک

ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کے قتل کو مباح کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اور ان کے شہر ویران کئے اور مسلمانوں کو ان پر فتح یاب فرمایا۔

وہابی کون؟ مولوی رشید احمد گنگوھی کا فتویٰ

آج بعض لوگ جو عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ پر سختی سے کاربند ہیں سادہ لوح عوام میں یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہابی کے معنی اللہ والے ہیں حالانکہ عرف عام میں کیا معنی مراد لئے جاتے ہیں۔ اور وہابی سے کس مذہب کا پیرو مراد لیا جاتا ہے۔ یہ ہماری نہیں بلکہ اکابر علماء دیوبند میں سے مولوی رشید احمد گنگوہی کی زبانی ہی سنیئے۔

'' محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ ہیں مذہب حنبلی ہے البتہ مزاج میں شدت ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص 8)

وہابیوں کی کہانی مولوی حسین احمد مدنی کی زبانی

علماء نے دیوبند کے پیشوا مولوی حسین احمد مدنی نے وہابیوں کے عقائد کا ایک نمونہ اپنی کتاب '' الشہاب الثاقب'' میں پیش کیا ہے اور نام نہاد علمائے دیوبند کے عقائد کو وہابیوں کے عقائد سے الگ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم نے محمد بن عبدالوہاب کے جو عقائد تحریر کئے ہیں۔ مولوی حسین احمد مدنی کے بتائے ہوئے عقائد ان پر مہر تصدیق کا کام دیں گے لیکن مقام افسوس ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی نے جو عقائد فاسدہ وہابیوں کی جانب منسوب کر کے خود ان سے بری ہونے کی کوشش کی تھی۔ آج ان کی ذریت انہی عقائد پر سختی سے کاربند ہے۔

الشہاب الثاقب آج بھی مارکیٹ میں عام ملتی ہے اور ایک حوالہ بھی غلط ثابت کرنے والے کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

☆ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی اتباع کرنے والوں کو وہابی کہتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب اپنے مختصر فرقہ کے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک و کافر کہتا تھا (الشہاب الثاقب ص 43)

☆ وہابی نجدی انبیاء علیہ السلام کی ظاہری حیات کے بعد کی زندگی کے قائل نہیں۔ اور وہ حفظ جسم نبی کے بھی قائل نہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 45)

☆ وہابی زیارت روضۂ رسول اکرم کو بدعت اور ناجائز قرار دیتے ہیں اور کبھی مسجد نبوی میں جاتے ہیں۔ تو حضور اکرم پر صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتے۔ (الشہاب الثاقب ص 45)

☆ وہابی شان رسالت میں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ذات سرور کونین کا مماثل (ہمسر خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 47)

☆ وہابیہ نفس ذکر ولادت کو قبیح و بدعت سمجھتے ہیں اور اذکار اولیاء کو بھی بدعت و ناجائز کہتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 67)

☆ وہابیہ کی زبان سے اکثر سنا گیا ہے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنے سے سختی سے منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 65)

☆ وہابیہ کثرت صلوٰۃ وسلام اور درود شریف بر خیر الانام' قرأت دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ پڑھنے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 66)

☆ مسئلہ نداء یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ ص 64

☆ وہابیہ صراحتاً توسل از حضرت سرور کائنات علیہ السلام کو نیز توسل بالاولیائے کرام منع کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص 57)

قارئین

مقام افسوس ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی نے وہابیوں کے جو عقائد بیان کئے ہیں اور اپنے آپ کو ان سے لاتعلق قرار دیا ہے۔ آج نام نہاد دیوبندی انہی پر سختی سے کاربند ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو بن کر اپنے آپ پر دیوبندیت کا نقلی خول چڑھانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

وہابیت کا ہندوستان میں داخلہ

برصغیر پاک و ہند میں نجدی وہابی تحریک کے بانی و مبلغ مولوی شاہ اسماعیل دہلوی تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر عاشق بٹالوی جو ایک منصف مزاج اور بے تعصب آدمی ہیں لکھتے ہیں'' جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سید احمد بریلوی اور اسمعیل دہلوی کی تحریک پر یقیناً نجد کی وہابیت کے کافی اثرات تھے۔ مولوی اسمعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے حج سے واپسی پر خود کو غیر مقلد ظاہر کیا تھا۔ (روزنامہ امروز ۱۶ اگست 1956ء)

مشہور پادری ہیوجینز'' جو کہ نہ وہابی ہے اور نہ سنی بلکہ غیر مسلم شخص ہے کا قول ہے'' محمد بن عبدالوہاب نجدی کے جانشینوں نے وہابیت کے اصول سید احمد بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کو تعلیم دیئے اور انہیں بتایا کہ نئی مذہبی روح لوگوں میں پھونکنے کے بعد یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک ہاتھ لگتے ہیں''۔ (حیات طیبہ ص 512)

مولوی اسمعیل دہلوی کا کردار

مولوی اسمعیل دہلوی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا بھتیجا تھا۔ شاہ عبدالعزیز کا خاندان علم و فضل میں ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ آپ کے ہاں اہل سنت کے معمولات رائج تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے جب مولوی اسمعیل دہلوی کے طور اطوار بدلتے دیکھے تو اسے اپنی جائیداد سے عاق کر دیا۔ اور اپنی جائیداد کا وارث اپنے نواسوں کو بنا دیا۔ پھر اس نے

مکمل طور پر نجدی وہابی تحریک کو اپنا لیا۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے مقتداء محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ کو پھیلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور اس کے عقائد کی ترویج کے لئے ایک کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی یہ کتاب دربار رسالت میں گستاخیوں سے پر ہے۔ چند گستاخانہ عبارات تحریر کی جاتی ہیں۔

ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو نقد بیس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

تقویۃ الایمان

اولیاء انبیاء امام امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ص ۳۳

جیسا کہ ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ ص ۳۵

نبی اکرمؐ ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ ص ۳۴

رسولؐ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ص ۲۳

تقویۃ الایمان کے بعد وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے "صراط مستقیم" بہشتی زیور، حفظ الایمان اور تحذیر الناس جیسی دل آزار اور دربار رسالت میں گستاخیوں سے پر کتابیں شائع ہوئیں اور آج تک دیوبندی توحید کی آڑ میں عظمت انبیاء کرام و اولیائے عظام پر برابر حملے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

بنیادی اختلاف

دیوبندیوں وہابیوں اور اہل سنت کا بنیادی اختلاف بھی یہی کفریہ عبارات ہیں۔ دیوبندی وہابی ان کتب کے لکھنے والوں کو اپنا مقتداء و پیشوا سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی ان

عبارات کو بالکل صحیح سمجھتے ہیں۔ اور ان کتابوں کو آج تک بڑی عقیدت سے شائع کرواتے چلے آئے ہیں۔ دیوبندی حضرت اپنی اس غلطی کو چھپانے کے لئے سادہ لوح عوام کو خواہ مخواہ مسائل میں الجھاتے رہتے ہیں جبکہ دوسری جانب علمائے اہل سنت ان عبارات کو قرآن و حدیث کے سراسر خلاف اور کفریہ و گستاخانہ سمجھتے ہیں۔ اور آج تک یہی دلآزار عبارات باعث نزاع بنی ہوئی ہیں۔

اکابرین دیوبند کی عبارات کو قرآن وسنت کے مطابق ثابت نہ کرسکنا

وہابی دیوبندی حضرات بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ ہمارے اکابرین نے کوئی گستاخانہ تحریر نہیں کی۔ بلکہ ہمارے اکابرین اور ہم تو سچے عاشق رسول ہیں۔ لیکن خدا تعالی نے ان کے اس بناوٹی عشق رسول کا پردہ اس وقت چاک کر دیا۔ جب ۱۷/ مارچ 1981ء کو بندیال میں مناظرہ مقرر ہوا۔ ہم نے ان کی جانب لکھا کہ چھ اختلافی مسائل پر مناظرہ میں بحث ہوگی۔ لیکن سب سے پہلے بحث اکابرین دیوبند کی عبارات پر ہوگی کیونکہ تم ان عبارات کو بالکل صحیح سمجھتے ہو اور ہم انہیں گستاخانہ اور کفریہ سمجھتے ہیں۔ ہم نے انہیں یہ چیلنج دیا کہ اگر تم میں کچھ بھی سچائی ہے تو آؤ ان عبارات کو قرآن و حدیث کے مطابق ثابت کرو۔ تو جب انہوں نے اپنے فاسد عقیدہ کا راز سر عام فاش ہوتا دیکھا۔ تو پولیس کو بلا کر خدا خدا کر کے مناظرہ سے جان چھڑائی۔ مناظرہ سے دیوبندیوں وہابیوں کے فرار نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ واقعی ان کی عبارات گستاخانہ ہیں اور کفریہ ہیں۔ انہوں نے الٹا یہ واویلا مچایا کہ اہل سنت قرآن و حدیث پر مناظرہ نہیں کرتے۔ ان کم علموں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ مناظرہ قرآن و حدیث پر نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ مناظرہ اختلافی مسائل پر ہوا کرتا ہے اور قرآن و حدیث سے دلائل دیئے جاتے ہیں۔

چیلنج: ہماری تحریر اب بھی نام نہاد علمائے دیوبند کے پاس موجود ہے اگر وہ ہماری تحریر سے یہ بات ثابت کردیں کہ ہم نے مناظرہ میں قرآن و حدیث کو بطور دلیل پیش کرنے

سے انکار کیا ہے تو انہیں پچاس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

مولانا عامر عثمانی دیوبندی ''مدیر ماہنامہ تجلی'' دیوبند کا کھلا اعتراف

ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ امدادیہ، بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ لگا دی جائے اور اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ (بشکریہ زلزلہ)

نجدیوں وہابیوں سے دیوبندیوں کا گٹھ جوڑ

محمد بن عبدالوہاب کی وہابی نجدی تحریک کی وراثت آج کے وہابیوں دیوبندیوں کو نصیب ہوئی۔ غیر مقلدین تو اسی تحریک کی سعادت پر نازاں ہیں۔ لیکن دیوبندیوں کو صرف لفظاً انکار ہے۔ مگر عملاً اور اعتقاداً نجدی تحریک کے نقش قدم پر چلنے کو اپنا دین و مذہب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نجدی عقائد نہ صرف دیوبندی مانتے ہیں۔ بلکہ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی نجدی وہابی مذہب ہے۔

نجدی وہابی مذہب کی جائے پیدائش (نجد) کیلئے سرورِ کونین کا دعا نہ فرمانا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکار دو عالمؐ نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگنی شروع کی۔ **الھم بارک لنا فی شامنا الھم بارک لنافی یمننا** اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے حاضرین میں سے بعض نے عرض کی۔ **وفی نجدنا یارسول اللہ** کہ نجد کیلئے بھی برکت کی دعا فرمائیں۔ پھر حضور اکرمؐ نے یمن اور شام کیلئے دعا فرمائی۔ مگر نجد کا نام نہ لیا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ نجد کے لئے دعا فرمائیں۔ غرض حضور اکرمؐ نے تین بار یمن اور شام کیلئے برکت کی دعا فرمائی لیکن صحابہ کرامؓ کے بار بار کے توجہ دلانے کے باوجود بھی آپؐ نے نجد کیلئے دعا نہ فرمائی بلکہ فرمایا۔ ''**ھنالک الزلال والفتن وبھا یطلع قران الشیطن**'' میں اس ازلی محروم خطہ کیلئے دعا کس طرح کروں؟ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں

گے۔ اور شیطان سینگ کا نکلے گا۔ پھر حضور اکرمؐ کی پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ اور وہاں سے نجدی تحریک کا فتنہ نکلا۔ پھر چشم عالم نے دیکھا کہ واقعی نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی ہی شیطان کا سینگ بن کر نکلا۔ اور اس نے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر ان کا قتل جائز قرار دیا۔

حدیث پاک کی رو سے گستاخان مصطفےٰ (وہابیوں نجدیوں کی نشانیاں) مسلم (جلد اول ص ۳۴۰) فجاء رجل کث اللحیة مشرف الوجنتین غائر العینین فاتی الجبین محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطع اللہ عن عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی قال ثم ادبر الرحیم فستان ارجل من القوم فی قتلہ بیرون خالد بن ولید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضلضی ھذا قوما یقرؤن القرآن لایجاوز عن خناحرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان ویمرون من الاسلام کما یمر السھم من الرمیة لمن ادرکتم لاقتلھم قتل عادٍ۔

ترجمہ: پس آیا ایک مرد گھنی داڑھی والا اور اونچے رخساروں والا، گہری آنکھوں والا ابھری ہوئی پیشانی والا مونڈھے ہوئے سر والا، حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی کہا۔ اے محمد اللہ سے ڈرو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو اور کون اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا؟ خدا نے مجھے زمین پر امین کہا ہے۔ کیا تو مجھے امین نہیں سمجھتا راوی کہتا ہے کہ وہ مرد پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا۔ قوم میں سے ایک مرد نے جسے لوگ خالد بن ولید گمان کرتے ہیں۔ اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تحقیق اس کے اصل یعنی پشت سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے تجاوز نہیں کرے گا۔ مسلمانوں کے ساتھ قتال کریں گے۔ اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اور اسلام میں سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ اگر

میں ان کو پاتا تو قوم عاد کی طرح قتل کرتا۔

ناظرین: اب انصاف آپ پر ہے کہ سر مونڈھا ہوا' رخسار ابھرے ہوئے' ماتھا ابھرا ہوا' قرآن پڑھنا تو بہت لیکن قرآن والے سے بیر رکھنا' کس فرقہ کی علامات ہیں۔؟

راہ نجات: ناظرین کرام آپ وہابی نجدی مذہب سے بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے۔ آج ہر شخص کے ذہن پر یہ سوال ابھرتا ہے کہ مختلف مکاتب فکر میں سے کون صراط مستقیم پر چل رہا ہے اور کون غلط راستے پر ہر فرقہ حقانیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اپنے حق میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرتا ہے۔ اور دوسرے طبقوں کو باطل اور گمراہ قرار دیتا ہے۔ عام آدمی الجھ کے رہ جاتا ہے کہ کس کی بات مانے اور کس کی نہ مانے اس مسئلے کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش خدمت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ **اهدنا الصراط المستقيم** ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ راہ راست وہی ہے۔ جسے میں نے اختیار کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا۔ **صراط الذين انعمت عليهم** ترجمہ:- ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ بات بھی قرآن پاک نے خود ہی واضح کر دی کہ انعام یافتگان کون ہیں۔؟

من يطع الله والرسول فاوليک مع الذين انعم الله عليهم من النبين و الصديقين وشهداء والصالحين وحسن اوليک رفيقا"

ترجمہ:- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور نیک لوگ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک گروہ کے علاوہ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامیاب گروہ کونسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ما انا عليه واصحابي وہ

جماعت جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے اتبعو السواد الاعظم فانہ' من شذ شذ فی النار سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیونکہ جو علیحدہ ہوا وہ آگ میں ڈالا گیا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ لا تجتمع امتی علی الضلالہ میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی۔

اب مقام غور ہے کہ وہ کونسا گروہ ہے جو انبیاء' صدیقین' شہداء' صالحین کی راہ پر گامزن ہے۔ نبی اکرمؐ اور صحابہ کرام کے طریق پر کاربند ہے اور جسے سواد اعظم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی یہی کہے گا کہ بلاشبہ وہ مقدس گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔

بعض فاتر العقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر بڑی جماعت راہ حق پر ہے۔ تو بڑی جماعت تو کافر ہیں۔ حالانکہ ان عقل کے اندھوں کا یہ اعتراض دراصل حدیث مبارک پر اعتراض ہے۔ اور حضور اکرمؐ کے اس فرمان کہ بڑی جماعت راہ حق پر ہے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں آئے دن کے بننے والے بے شمار فرقوں میں راہ حق پر وہ جماعت ہے جو سب سے کثیر تعداد میں ہے۔ کیونکہ آپؐ کی امت گمراہی پر کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ اور وہ جماعت حق پر ہے جو حضور اکرمؐ اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتی ہے۔ حدیث شریف ما انا علیہ و اصحابی سے ہی اہلسنت و جماعت کا لقب ماخوذ ہے۔ اہلسنت ما انا علیہ (جو میری سنت پر عمل کرے) کا ترجمان ہے۔

جماعت اصحابی کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ نبی اکرمؐ کی سنت اور جماعت صحابہ اور سلف صالحین کے طریقے پر عمل پیرا ہوں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ دور میں سواد اعظم کون ہیں؟۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' صحابہ کرام' اہل بیت عظام اور بزرگان دین سے سچی محبت کرنے والے اور ان

کے طریق پر کون ہیں۔؟ یہی وہ طبقہ ہے جسے آج عرف عام میں "بریلوی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بریلوی نیا فرقہ اور نیا گروہ نہیں ہے بلکہ یہ اہل سنت و جماعت کا علامتی نشان ہے۔ کیونکہ چودھویں صدی میں جب ہر طرف افراتفریح کا دور تھا۔ اور باطل فرقوں کی بھرپور یلغار مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے تھی۔ اس وقت امام احمد رضا بریلوی نے سلف صالحین کے مسلک اور مسلک اہل سنت و جماعت کی حفاظت کے لئے زبردست علمی اور قلمی جہاد کیا۔ مخالفین کا یہ کہنا کہ امام احمد رضا بریلوی نے نیا مذہب ایجاد کیا ہے۔ سراسر بہتان ہے اور مخالفین بھی اس حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔ مشہور مورخ سلیمان ندوی حیات شبلی ص ۴۶ پر اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ سلیمان ندوی اہل حدیث تھے اور وہابی دیوبندی بھی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل سنت کہتا تھا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایون کے علماء تھے۔

قارئین کرام:۔ ہمارے مسلک کی حقانیت ملاحظہ فرمائیں کہ مخالفین خود یہ تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ قدیم روش (حضور اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے طریق) پر شدت سے قائم رہنے والوں کے پیشوا بریلی اور بدایون کے علما تھے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری اہل حدیث نے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ امرتسر میں مسلم آبادی غیر مسلم آبادی کے مساوی ہے۔ اسی سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال پر تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی کہا جاتا ہے۔ شمع توحید ص ۴۰ مطبوعہ سرگودھا یہی حقیقت شیخ محمد اکرام موج کوثر میں ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔

اس بیان سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب قدیم مسلمان اسی عقیدے کے حامل تھے۔ جنہیں آج کے عرف عام میں بریلوی کہا جاتا ہے۔ تو یہ لازمی امر ہے کہ فرقہ واریت

اور انتشار پھیلانے کے ذمہ دار عناصر وہی ہوں گے جنہوں نے سادہ لوح عوام کو دیوبندی وہابی اور غیر مقلد بنانے کی مہم چلائی ہے۔ یہی عناصر آج پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ اہل سنت و جماعت مسلمانوں کو پھاڑنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہابی نجدی فرقہ عوام اہل سنت کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر اپنے ساتھ ملانے کی سعی نامراد کر رہا ہے۔ اہل سنت و جماعت کا پیغام صرف یہ ہے کہ دامن مصطفےٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرلو ایمان محفوظ رہے گا۔ ایمان محفوظ رہا تو سب کچھ محفوظ رہے گا۔

اور اگر ایمان ہی نہ رہا تو پھر کچھ بھی نہ رہے گا۔

لمحہ فکریہ

آج کل وہابیوں دیوبندیوں کا یہ وطیرہ کہ ہر وقت انتہائی لچر انداز میں علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کم علموں کو بھی پتہ نہیں کہ علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنا صحابہ کرام کا طریقہ نہیں بلکہ منافقین کا طریقہ تھا۔ صحابہ کرام علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کے بجائے کہا کرتے تھے اللہ ورسولہ اعلم اللہ زیادہ جانتا ہے اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ اس کے برعکس منافقین کو جب بھی موقع ملتا علم مصطفےٰ پر اعتراض ہی کرتے تھے اور جب بھی منافقین نے علم مصطفےٰ پر اعتراض کیا سرکار دو عالم کو سخت غصہ لگا۔ اور آپ نے منبر پر چڑھ کر ان کے خدشات اور غلط فہمیوں کو دور کیا۔ آج بھی انتہائی بیباکی کے ساتھ علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ کہیں وہ صحابہ کرام کے طریقے کو اپنانے کے بجائے منافقین کے طریقہ کو اپنا کر جہنم کا ایندھن تو نہیں بن رہے۔؟

علم مصطفےٰ پر اعتراض کرنا منافقین کا وطیرہ تھا

تفسیر خازن، تفسیر معالم التنزیل (زیر آیت ما کان اللہ لیذر المؤمنین)

قال رسول اللہ علیہ السلام عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما

عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ ذالک المنافقین قالو استھزاء زعم محمد انه یعلم من یومن به ومن یکفر ممن لم یخلق بعدُ و نحن معه وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم فقام علی المنبر محمد اللّٰه واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام طعنوفی علمی لاتسئلونی عن شیٔی فیما بینکم وبین الساعة الا انبئکم به. باللّٰه ربا وبالاسلام دیناً وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللّٰه عنک فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فحعل انتم منتھون۔

ترجمہ:۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پر ہماری اُمت پیش کی گئی اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں جس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تھی۔ ہم کو بتا دیا کہ کون ہم پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ ہنس کر کہنے لگے کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہوگئی۔ ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کونہیں پہچانتے۔ یہ خبر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے۔ اور خدا کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم پر طنز کرتے ہیں۔ اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو ہم خبر دیں گے۔ عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا یارسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر اسلام کے دین ہونے پر قرآن کے امام ہونے پر آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم کو معاف فرمائیں اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ پھر حضور اکرم نے فرمایا کیا اب تم انتہا کو پہنچے ہو؟

نوٹ:۔ یہ حدیث پاک معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ بخاری شریف میں بھی موجود ہے۔

اس حدیث پاک سے درج ذیل امور ثابت ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر اعتراض کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

قیامت تک کے واقعات حضور اکرم کے علم میں ہیں۔

اس حدیث پاک پر غور کرنے سے ذہن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ جب حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت تک کی کوئی بات مجھ سے پوچھو۔ تو جواب میں حضرت عمر کا یہ کہنا کہ حضور آپ کے علم پر اعتراض ہم نے نہیں کیا بلکہ منافقین نے کیا ہے کی بجائے یہ کہا کہ یارسول اللہ ہم تو اللہ کی ربوبیت قرآن کے امام ہونے' اسلام کے دین ہونے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں اور ہمیں یقین ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ درحقیقت حضرت عمرؓ یہ فرما کر قیامت تک کے آنے والوں کے لئے ایک لحہ فکر یہ دے گئے ہیں۔ کہ حضور اکرم کے علم پر اعتراض تو وہ کرے جو اللہ کی ربوبیت کو نہ مانے۔ کیونکہ جو اللہ کو رب مان لے اسے تو اپنے رب کا یہ فرمان بھی ماننا پڑے گا۔ **علمک مالم تکن تعلم**۔ ترجمہ:۔ اے محبوب تم جو کچھ نہیں جانتے تھے ہم نے تمہیں جتا دیا۔ اور آپ کے علم پر اعتراض تو وہ کرے جو قرآن کو امام نہ مانے کیونکہ جو قرآن کو اپنا امام مان لے اسے تو قرآن کا یہ فرمان بھی دل و جان سے تسلیم کرنا پڑے گا۔ **ما ھو علی الغیب بضنین** حضور اکرم غیب بتانے پر کنجوس نہیں۔ **ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یحتبی من رسلہ**۔ ترجمہ:۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور **عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول**۔ ترجمہ:۔ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم تو آپ کو نبی برحق تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ کے علم پر اعتراض تو وہ کرے جو آپ کو نبی تسلیم نہ کرے کیونکہ نبی تو ہوتا ہی وہی ہے جو غیب کی خبریں دے اور ہم تو اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں۔ آپ کے علم پر اعتراض تو وہ کرے۔ جو اسلام کو اپنا دین ہی نہ مانے۔

علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے اعتراض عبداللہ ابن اُبی (سردار منافقین) نے کیا

(یہ حدیث پاک تفسیر کبیر پارہ نمبر 9 زیر آیت ولو کنت اعلم الغیب۔ تفسیر ابن جریر پارہ نمبر 10 زیر آیت انما کنا نخوض ونلعب پر موجود ہے)

لَمَاَ رَجَعَ علیه الصلوٰة والسلام منُ غَذْوَةِ بنی المصطلق جاء ت ریح" فی الطریق ففرت الذابُ منها فاخبر النبی علیه السلام بموت رفاعة بالمدینة و کان فیه غیظ" للمنافقین وقال اُنظرُ واَینَ ناقتی فقال عبدالله ابن اُبیّ مع قومهٔ الاَ تعجبون من هذه الرجل یخبر عن موت رجُلٍ بالمدینةِ ولا یعرفُ اَینَ ناقته فقال علیه السلامانَ ناسا من المنافقین قالو کیت ۔کیت وناقتی فی هذا الشعب قد تَعَلَقَ زماَ مها بشجرةٍ فوجدوها علیٰ ما قال:۔

ترجمہ:۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ بنی مصطلق سے لوٹے تو راستہ میں سخت ہوا چلی پس سواریاں بھاگ گئیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفاعہؓ کے مدینہ طیبہ میں فوت ہونے کی خبر دی۔ اور اس بات میں منافقین کیلئے غصہ تھا اور حضور اکرمؐ نے فرمایا دیکھو میری اونٹنی کہاں ہے عبداللہ ابن ابی (منافق) نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تعجب نہیں کرتے اس مرد سے جو خبر دے رہا ہے ایک مرد کی موت کی مدینہ شریف میں اور یہ نہیں جانتا کہ میری اونٹنی کہاں ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا بیشک بعض منافقین نے میرے متعلق ایسا کہا ہے۔ اور میری اونٹنی کی اس گھاٹی میں درخت کے ساتھ نکیل اٹکی ہوئی ہے۔ چنانچہ صحابہ نے آپ کے فرمان کے مطابق اونٹنی کو پایا۔

فائدہ:۔ سرکار دو عالمؐ کے زمانہ میں آپ کے علم پر اعتراض کسی صحابی نے نہیں کیا بلکہ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے کیا۔۔۔۔

(۲) سرکار دو عالمؐ نے اپنے علم پر اعتراض سنتے ہی فرما دیا کہ یہ اعتراض منافقوں نے کیا ہے۔ سرکار دو عالمؐ نے یہ فرما کر قیامت تک کے آنے والوں کیلئے ایک لمحہ فکر یہ دے دیا کہ میرے علم پر اعتراض کرنا صحابہ یا کسی اور مسلمان کا کام نہیں بلکہ منافقوں کا کام ہے۔